السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیابچے کا عقیقہ ساتویں روز ہی کرنا ضروری ہے یا دو چار سال بعد بھی کیا جاسکتا ہے،کیا عقیقہ کے لئے جانور کا دو دانتہ ہونا ضروری ہے، نیز عقیقہ کے لئے گائے میں سات حصے ہوسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بچے کا عقیقہ ایسی قربانی ہے جسے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اور نعمت اولاد پر اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے پیدائش کے ساتویں روز ذبح کیا جاتا ہے۔ ساتویں دن عقیقہ کے متعلق ارشاد نبوی ہے: ''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے، چنانچہ پیدائش کے ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال منڈائے جائیں''۔ [ابوداؤد، الاضاحی: ۲۸۳۸]

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے، کہ عقیقہ پیدائش کے ساتویں روز کرنا چاہیے اگر انسان اپنے بچے کی پیدائش کے وقت تنگ دست ہے تو اس پر عقیقہ لازم نہیں ہے، کیونکہ وہ عاجز ہے اور عاجز ہونے کی وجہ سے عبادات ساقط ہوجاتی ہیں، چونکہ بچہ عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے، اس لئے جب بھی توفیق ملے وہ اپنے بچے کا عقیقہ کرسکتا ہے۔ ایک روایت میں بیان ہے کہ ساتویں روز کے بعد چودھویں یا اکیسویں روز عقیقہ کردیا جائے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عقیقہ کا جانور ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں یا اکیسویں روز اسے قربان کیا جائے۔'' [بیہقی، ص: ۳۰۳، ج ۹]

استطاعت کے باوجود بلاوجہ تاخیر کرنا خلاف سنت ہے اگر کسی کے والدین عقیقہ کے مسائل سے لاعلمی وجہالت یا غربت وافلاس کی وجہ سے زندگی میں اس کا عقیقہ نہ کرسکے ہوں وہ خود بھی اپنا عقیقہ کرسکتا ہے کیونکہ وہ عقیقہ کے عوض گروی ہے، اس لئے خود کو گروی سے چھڑانا ضروری ہے۔ عقیقہ کے لئے احادیث میں جو الفاظ وارد ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کے جانور میں قربانی کی شرائط نہیں، نیز کسی بھی صحیح حدیث سے عقیقہ کے جانور پر قربانی کی شرائط عائد کرنا ثابت نہیں ہوتا اور جو لوگ یہ شرائط عائد کرتے ہیں ان کے پاس قیاس کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں ہے، تاہم عقیقہ کے جانور میں متقارب اور مساوی کی قید اس بات کی متقاضی ہے کہ شریعت نے قربانی کے جانور میں جن عیوب ونقائص سے بچنے کا حکم دیا ہے انہیں عقیقہ کے جانور میں بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عقیقہ کے جانور میں بھی ان عیوب سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے قربانی کے جانور میں احتراز کیا جاتا ہے۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۳۹۹، ج ۱۳]

بہر حال یہ بات اپنی جگہ پر مبنی برحقیقت ہے کہ عقیقہ کے جانور کا دو دانتہ ہونا ضروری نہیں ہے لیکن موٹا تازہ ہونا چاہیے، جسے بکرا یا مینڈھا کہا جاسکے۔

احادیث میں عقیقہ کے لئے جن جانوروں کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے وہ بکری یا دنبہ ہے۔ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو مساوی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جاتی ہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۳۸۱، ج ۶]

اس طرح دیگر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کے لئے بکری یا دنبے کا ذکر ہی ملتا ہے، اس لئے عقیقہ میں صرف انہی جانوروں کو ذبح کیا جائے، نیز ان کے نزدیک نر یا مادہ سے ثواب میں کمی نہیں ہوگی، جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ [ابوداؤد، الاضاحی: ۲۸۳۵]

اگر گائے کو عقیقہ میں ذبح کرنا ہے تو لڑکے کے لئے اس کے ساتھ ایک اور جانور ملانا ہوگا لیکن سات حصے عقیقہ کے طور پر رکھنا، کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عقیقہ میں اونٹ ذبح کرنے پر معاذ اللہ پڑھ کر اپنی خفگی کا اظہار کیا تھا۔ [بیہقی ص: ۳۰۱، ج ۹]

اس بنا پر سنت پر عمل کرتے ہوئے صرف بکری یا دنبے اور مینڈھے وغیرہ پر ہی اکتفا کیا جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:383